طریقوں میں کہیں آپس میں مکمل اتفاق ہے تو کہیں اختلاف بھی ہے، لیکن یہ اختلاف تضاد کا اختلاف نہیں، بلکہ تنوع کا اختلاف ہے۔ اللہ کے رسول ﷺ نے مختلف طریقے یا تو خود اختیار فرمائے یا مختلف طریقوں سے نماز پڑھنے کی گنجائش رکھی اور اس کی اجازت دی۔ وہ مختلف طریقے مختلف علاقوں میں الگ الگ رائج ہوکر فقہاء اور ائمہ اربعہ تک ایک زبردست عملی تواتر کے ساتھ پہنچے۔نماز کے سلسلے میں جو روایتیں آئیں ،ان کے مختلف درجے ہوسکتے ہیں، لیکن یہ نماز کے طریقوں کی اصل دلیل نہیں ہے،اصل دلیل توعملی تواتر ہے۔''(صفحہ:١٢٦۔١٢٧)

مصنفِ کتاب ڈاکٹر محی الدین غازی نے جامعۃ الفلاح بلریا گنج اعظم گڑھ کے بعد جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ سے تعلیم حاصل کی ہے۔ پھر لکھنؤ یونیورسٹی سے پی ایچ ڈی کی ہے۔ وہ چند سال دارالشریعۃ للاستشارات المالیۃ دبئ میں صدر شعبۂ تحقیق رہے ہیں۔فقہ کے مراجع پر ان کی اچھی نظر ہے۔انہوں نے اپنی بحث میں فقہائے متقدمین کی آراء بھی پیش کی ہیں اور موجودہ دور کے علماء ،مثلاً مولانا عبدالحی فرنگی محلی،مولانا انور شاہ کشمیری ،مولانا سید سلیمان ندوی اور مولانا سید ابوالاعلی مودودی کی تحقیقات سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

فاضل مؤلف کا احساس ہے کہ ''اس موضوع پر ایک مکمل کتاب کی صورت میں یہ ایک منفرد قسم کی کوشش ہے۔''(ص٨)لیکن یہ بات درست نہیں ہے۔اردو زبان میں اس موضوع پر ایک عمدہ کتاب پروفیسر محمد یٰسین مظہر صدیقی کے قلم سے'سنتوں کا تنوّع (ہر سنت افضل ہے)'کے نام سے ٢٠٠٧ء میں شائع ہوچکی ہے۔ اس میں نماز کے عنوان پر بھی مفصل بحث موجود ہے اور وہی بات کہی گئی ہے جس پر زیر نظر کتاب میں زور دیا گیا ہے۔

کتاب میں نماز کے اختلافات پر ایک خاص رخ سے بحث کی گئی ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ نماز باہمی اختلافات کی علامت نہیں، بلکہ اتحاد و اتفاق کا نشان بن جائے۔اس پہلو سے یہ ایک مفید کوشش ہے۔اس سے فائدہ اٹھایا جانا چاہیے (م۔ر)

امت مسلمہ ۔ مشن اور خود شناسی ڈاکٹر محمد رفعت

ناشر: مرکزی مکتبہ اسلامی پبلشرز نئی دہلی ،۲۰۱۵ء:صفحات، ۱۶۰، قیمت ۔/ ۸۵روپے

امت مسلمہ ایک مشن کی علم بردار امت ہے ۔خالق کائنات کی جانب سے اسے یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ اللہ کے بندوں تک اس کا پیغام پہنچائے ، انھیں معروف کا حکم دے اور منکر سے روکے۔ اس کا منصب انسانوں کی رہ نمائی ہے ۔ اس کی مثال 'ٹریفک پولیس' کی سی ہے،جس کا کام راہ چلنے والوں کی صحیح رہ نمائی کرنا، پر خطر راستوں سے بچانا اوران کی نگرانی کرنا ہوتا ہے۔ امت کے فریضے کو'شہادت علی الناس' سے بھی تعبیر کیا گیا ہے۔ امت مسلمہ نے اپنے اولین دور میں یہ ذمہ داری صحیح طریقہ سے نبھائی، مگر پھر اس کو بڑی حد تک فراموش کر بیٹھی ۔ وہ دوسرے انسانوں کے درمیان 'امر بالمعروف ونہی عن المنکر' کافریضہ کیاانجام دیتی،اس کی ایک بڑی تعداد خودغلط راہوں پر جا پڑی ۔ اللہ اور اس کے رسولؐ کے احکام کی اطاعت کرنے کے بہ جائے غفلت شعار افرادِ امت نے معصیت کو اپنا شیوہ بنا لیا اور دنیا پرستی میں مبتلا ہو گئے۔ ضرورت ہے کہ امت کی ہمہ گیر اصلاح کی جائے ، اسے اس کا مشن یاد دلایا جائے اور اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونے کی تلقین کی جائے ۔

زیرنظر کتاب ڈاکٹر محمد رفعت (رکن مرکزی مجلس شوریٰ جماعت اسلامی ہند، چیرمین تصنیفی اکیڈمی اور مدیر اعزازی ماہ نامہ زندگی نو) کے بارہ (۱۲) مضامین کا مجموعہ ہے ۔یہ مضامین 'زندگی نو' میں اداریوں (اشارات) کی حیثیت سے شائع ہوئے تھے۔ان میں امت مسلمہ کو اس کے حقیقی منصب ومقام کی یاددہانی کرائی گئی ہے۔امت سے مراد پوری دنیا کے مسلمان ہیں، البتہ ان مضامین میں عمومی خطاب کے ساتھ بالخصوص ہندوستانی مسلمانوں کو مخاطب بنایا گیا ہےاور ملکی حالات کا تجزیہ کرتے ہوئے ان کے لیے صحیح راہ عمل کی نشان دہی کی گئی ہے ۔

امید ہے یہ مضامین ہندوستانی مسلمانوں کے لیے فکر انگیز اور چشم کشا ہوں گے اور بالخصوص تحریک اسلامی کے کارکنوں کو ان کے ذریعہ مقصد کا شعور اور نصب العین کی آگہی حاصل ہوگی۔ (م۔ر)